فاضل مترجم نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور آغاز میں ایک فاضلانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں عقل، نقل اور کشف کے حدود کی نشاندہی کی ہے اس مقدمہ کے ایک حصے کے متعلق ہم یہ گذارش پیش کرتے ہیں کہ انسانیت کو فکری اعتبار سے مختلف ادوار میں تقسیم کرنا ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ ہمارے نزدیک اس تقسیم سے بہت سی الجھنیں پیش آتی ہیں جن کو کسی طرح سلجھایا نہیں جا سکتا ہے۔ پھر فاضل مصنف نے سابق انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی تعلیمات میں عقل کی اہمیت کو جس انداز سے گھٹایا ہے وہ بھی محل نظر ہے۔

اس مقدمہ میں جو دوسری چیز کھٹکتی ہے وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کے ساتھ غیر ضروری اختصار ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جہاں کہیں حضورؐ کا نام درج کیا ہے وہاں صرف محمد (صلعم) لکھا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ امت کے ائمہ اور صلحا نے اس اختصار کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ نے یہ کہا ہے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں آپ کے اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کرنا چاہیے اور اس میں اختصار سے کام نہ لینا چاہیے۔ یہ بات اگرچہ امام موصوف نے کتابتِ حدیث کے تحت کہی ہے لیکن اس کا حکم عام ہے اور صلحائے امت نے اس کا اہتمام کیا ہے۔

ان دو گذارشات کے علاوہ باقی کتاب بڑی قابلِ قدر ہے اور مترجم کی محنت اور قابلیت کی پوری طرح آئینہ دار۔

متصوفانہ نظریات کی تشکیل جدید (انگریزی) تالیف جناب ملک محمد اشرف صاحب شائع کردہ، دی وائی ولیپلیکیشنز، گجرات مغربی پاکستان۔ قیمت آٹھ روپیہ صفحات ۲۳۰۔

کتاب کے مصنف ایک درد دل رکھنے والے مسلمان اور صاحب علم بزرگ ہیں۔ انہوں نے چند سال پیشتر علامہ اقبال مرحوم کی کتاب ارمغانِ حجاز کے ایک حصے (شیطان کی مجلس شوریٰ